نوحہ مولا علیؑ

تر خوں میں عمامہ ہے حسنینؑ کے باباؑ کا
مرقد میں ہے دل ٹکڑے سرکارِ مدینہ کا

شبّرؑ یہ بتا کیسے میں زخمِ پدر دیکھوں
دل ڈوب رہا ہے اب بھیا تیری بہنا کا

یوں تیغ چلائی ہے ظالم بنِ ملجم نے
خوں بہہ گیا مسجد میں کونین کے مولا کا

جب وقتِ سحر آیا اور گھر سے چلے حیدرؑ
روتا تھا ہر اِک رستہ خود مسجدِ کوفہ کا

اِک یاس کا عالم ہے زخمی ہیں علیؑ مولا
ڈوبا ہے اُداسی میں گھر فاطمہ زہراؑ کا

فریاد تھی زینبؑ کی کوئی تو طبیب آئے
وہ دیکھے ذرا آ کر کیا حال ہے بابا کا

اِکیسویں رمضاں ہے سب آؤ جلوسوں میں
تابوت اُٹھانا ہے اب سید و آقا کا

گھر بیٹوں کے ہاتھوں پر آئیں گے علی مولاؑ
شب آئی ہے ضربت کی وقت آیا ہے گریہ کا

اظہارؔ وہ غیبت میں حیدرؑ کو ہی روتے ہیں
غم کم ہی نہیں ہوتا مولائے زمانہؑ کا

شاعرِ اہلِ بیتؑ علی اظہارؔ